ولادتِ حبیبِ مصطفیٰ ﷺ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلىٰ سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلينَ وعَلىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلىٰ يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجئے! اللّٰھُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعِيْن.

ہمارے پیارے نبیٔ اکرم ﷺ

عزیزانِ محترم! خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ کا کرم بالائے کرم کہ اُس نے ہمیں مسلمان کرکے اپنے حبیبِ کریم، نبیٔ آخر الزمان، جنابِ محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کا اُمّتی بنایا، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی ذاتِ والاصفات اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سب سے اعلیٰ وافضل نعمت ہے، ان کی ولادتِ باسعادت ماہِ ربیع الاوّل شریف کی بارہ ۱۲ تاریخ کو پیر کے دن ہوئی، اسی لیے ماہِ ربیع الاوّل شریف کے آتے ہی تمام اہلِ ایمان عیدِ میلادِ مُصطفیٰ ﷺ کی خوشیاں مناتے ہیں، آپ کی ذاتِ والاصفات اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل وکرم واحسان، سب سے بڑی نعمت اور تمام جہان کے لیے رحمت ہے، ربِ ذو الجلال نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِه وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾(۱) "یقیناً اللہ تعالی کا مسلمانوں پر بڑا احسان ہوا کہ اُن میں اُنہیں میں سے ایک ایسا رسول بھیجا، جو اُن پر اللہ کی آیتیں پڑھتا ہے، اُنہیں پاک صاف کرتا ہے، اور اُنہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے، حالانکہ اِس سے پہلے وہ لوگ ضرور کھلی گمراہی میں تھے"۔

اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنایا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾(۲) "ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بناکر بھیجا ہے"، جب یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ نبئ کریم ﷺ اللہ تعالی کی سب سے بڑی نعمت، فضل واِحسان اور رحمت بن کر ہمارے درمیان تشریف لائے ہیں، تو ہمیں بھی چاہیے کہ اِن کی سیرتِ طیّبہ کو اپنے آپ میں عملی جامہ پہناکر اس نعمت کا خُوب شکرو چرچا کریں۔

نبئ کریم ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ

عزیزانِ محترم! لوگوں میں بہترین وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں، اور یہ چیز بندے کی اچھی خصلتوں میں سے ہے، اللہ کریم نے انبیائے کرام علیہم السلام کو اَخلاقِ کریمانہ واعلیٰ

---

(۱) پ٤، آل عمران: ١٦٤.

(۲) پ۱۷، الأنبياء: ١٠٧.

کردار کا جامع بنا کر مبعوث فرمایا، اِن حضراتِ قدسیہ سے پوری انسانیّت اَخلاق وکردار کی رَہنمائی حاصل کرتی ہے، نبیٔ اکرم ﷺ کے اَخلاقِ حمیدہ کی بدَولت ہی لوگ بلا امتیازِ رنگ ونسل جُوق در جُوق اسلام میں داخل ہوتے رہے، آپ ﷺ خندہ جبیں، نرم خو، انتہائی مہربان، سخی، راست گو، نرم طبیعت، خوش مزاج، غریبوں، محتاجوں، بیکسوں کے ہمدرد، مسافروں کے مدد گار، بیواؤں ضعیفوں کے حامی وناصر ہیں، حضورِ اکرم ﷺ کی پیَروی ہمارے لیے ذریعۂ نَجات وبہترین مشعلِ راہ ہے، ربِّ کریم جلّ جلالہ کا فرمان ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ الله أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[1] "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ کی پیَروی ہی بہتر ہے". مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ حضورِ سرورِ کونین ﷺ کی حیاتِ طیّبہ سارے انسانوں کے لیے نمونۂ حیات ہے، زندگی کا کوئی بھی شعبہ اِن کی تعلیمات سے باہر نہیں، رب تعالیٰ نے حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیّبہ کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا، لہذا کامیاب زندگی وہی ہے جو اُن کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا مرنا سونا جاگنا حضور اقدس ﷺ کے نقشِ قدم پر ہو جائے، تو یہ سارے کام عبادت بن جاتے ہیں"[2]۔

(۱) پ۲۱، الأحزاب: ۲۱.

(۲) "تفسیر نور العرفان" ص۶۷۱، ملتقطاً۔

لہٰذا ہمیں بھی سرورِ عالَم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کی کوشش کرنی ہے؛ کہ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی ہے، رحمتِ کونَین ﷺ اَخلاقیات کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہیں، کسی نے جب حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبئ کریم ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ کے بارے میں پوچھا، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا: «كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ»(۱) "قرآنِ کریم ہی آپ ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ ہیں"۔ آپ ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ کی گواہی قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ آپ کی اَزواجِ مطہَّرات، صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حتی کہ آپ ﷺ کے بدترین مخالفین نے بھی دی، لہٰذا آج ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے اور سیرتِ طیّبہ کو اپنانے کی شدید ضرورت ہے۔

مقامِ مصطفی عند اللہ

عزیزانِ گرامی قدر! حضورِ اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اچھے اچھے اَلقابات سے پکارا، آپ ﷺ کی عظمت ورفعت، کمالِ شانِ محبوبیّت اور قدر ومنزلت کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان وآشکار فرمایا، بیعتِ رضوان کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جب بیعت کی، اسے رب تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا، اور حضور کے ہاتھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا، ر: ٢٤٦٥٥، ٩/ ٣٨٠.

﴿يُبَايِعُونَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِم﴾[1] "وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں، وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے".

جنگِ بدر میں حضور اکرم ﷺ نے مٹھی بھر خاک کفّار کی طرف پھینکی جو تمام کافروں کی آنکھوں میں پڑ گئی، اللہ تعالیٰ نے یہاں بھی اپنے حبیب مصطفیٰ ﷺ کا مقام و مرتبہ واضح و اُجاگر فرمایا، محبوبِ کریم ﷺ کی اس ادا کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللهَ رَمَى﴾[2] "اے حبیب! وہ خاک جو تم نے پھینکی تھی، وہ تم نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی"۔

سرکارِ ابد قرار ﷺ جس شہر میں تشریف فرما ہوئے اس شہر کی قسم کھا کر کہا: ﴿لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ * وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ﴾[3] "مجھے اس شہر مکہ کی قسم کہ اے حبیب آپ اس میں تشریف فرما ہیں!". کہیں مقامِ قُرب کو بیان فرمایا، کہیں کائناتِ ارض و سما کی ہر کثرت کے عطا کا ذکر فرمایا: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾[4] "اے حبیب! یقیناً ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں!". کہیں دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کے ذکر کی بلندی کو بیان

---

(١) پ٢٦، الفتح: ١٠.

(٢) پ٩، الأنفال: ١٧.

(٣) پ٣٠، البلد: ١، ٢.

(٤) پ٣٠، الكوثر: ١.

فرمایا: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾[1] "اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا"۔ کہیں سرورِ کونین ﷺ کی تعظیم، ادب واحترام کا بیان فرما کر اسے ہر ایک پر لازم وضروری قرار دیا، ارشاد فرمایا: ﴿لِتُؤْمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً﴾[2] "اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو".

مفسرینِ کرام فرماتے ہیں: "حضور اکرم ﷺ کی ہر وہ تعظیم جو خلافِ شریعت نہ ہو وہ کی جائے، انہیں اللہ یا اللہ کا مثل نہ کہو، باقی جو احترام کے الفاظ پاؤ وہ عرض کرو، انہیں سجدۂ سر نہ کرو، باقی ہر قسم کی تعظیم کرو؛ کیونکہ یہاں توقیر میں کوئی قید نہیں، اسی تعظیم وتوقیر کی غرض سے حضرت امام مالک مدینہ منوّرہ میں کبھی کسی سواری پر سوار نہ ہوئے"[3]۔

جس طرح ہم ایک دوسرے سے گفتگو کرتے یا بلاتے پکارتے ہیں، اس طرح کے اَلفاظ ہم نبیٔ اکرم ﷺ کے لیے استعمال نہیں کر سکتے، مثلاً یہ کہنا کہ حضور ﷺ بڑے بھائی کی طرح ہیں، یا حضور ہم جیسے ایک عام انسان ہیں، وغیرہ وغیرہ اس طرح کی گفتگو، نِدا اور الفاظ واَلقاب حضور ﷺ کے لیے استعمال کرنا سخت ناجائز ہے؛ کہ یہ تعظیم وتکریم کے خلاف ہے، بلکہ انہیں یا شفیعَ المذنبین، یارسولَ اللہ، یاحبیبَ اللہ، یا سیّدَ

---

(۱) پ۳۰، الم نشرح: ٤.

(۲) پ۲٦، الفتح: ۹.

(۳) "تفسیر نور العرفان" ص۸۱٦۔

المرسلین وغیرہ مؤدبانہ انداز والقاب سے پکارنا ہے، فرمانِ خداوندی ہے: ﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضاً﴾[1] "رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو"۔

کہیں حضور ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کو رب تعالی اپنی اطاعت وفرمانبرداری فرماتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ﴾[2] "جس نے رسول اللہ کا حکم مانا، یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا"۔

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی شان میں بے ادبی اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی ہے، پروردِگارِ عالم جَلَّ جَلَالُہٗ نے حضور ﷺ پر سبقت وپیش قدمی کرنے سے بھی منع فرمایا کہ میرے حبیبِ کریم پر سبقت مجھ پر سبقت ہے، ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ﴾[3] "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو"۔ راہ چلنے، بات چیت کرنے، کسی بھی قول وفعل، نشست وبرخاست میں حضور ﷺ سے آگے بڑھنا منع ہے، ہمیں اُن کے ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھنے کی

---

(۱) پ۱۸، النور: ٦٣.

(۲) پ٥، النساء: ٨٠.

(۳) پ٢٦، الحجرات: ١.

سخت تاکید فرمائی گئی ہے، اور اس حکم پر عمل کرنا ہم سب کے لیے لازم وضروری اور باعثِ نَجات وسعادتمندی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے تعلیم کردہ اَخلاق

حضراتِ محترم! حضور ﷺ کی حیاتِ طیّبہ تمام انسانوں کے لیے نمونۂ حیات ہے، زندگی کا کوئی بھی شعبہ حضور ﷺ کی تعلیمات سے باہر نہیں، لہذا کامیاب زندگی وہی ہے جو اُن کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا مرنا سونا جاگنا حضور ﷺ کے نقشِ قدم پر ہو جائے، تو یہ سارے کام عبادت بن جاتے ہیں، نبئ رحمت ﷺ نے زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری کامل رَہنمائی فرمائی ہے، عدل وانصاف، عاجزی وانکساری، جان ومال کی حفاظت، اَہل وعِیال اور ماتحتوں کے حقوق، صلہ رِحمی، محتاج ومساکین کی مدد، بھوکوں کو کھانا کھلانا اور اَخلاقِ حسنہ کی تلقین فرمائی، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقاً»(۱) "تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اَخلاق بہترین ہیں". قیامت کے دن میزانِ عمل میں حُسنِ اَخلاق سے بڑھ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی، حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ»(۲) "حُسنِ اَخلاق سے بڑھ کر میزان میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی". لہذا ہمیں

---

(۱) "صحيح مسلم" كتابُ الفضائل، ر: ٦٠٣٢، صـ١٠٢٤.

(۲) "سُننِ أبي داود" كتابُ الأَدب، بابُ فِيْ حُسْنِ الْخلق، ر: ٤٧٩٩، صـ٦٧٩.

بھی سرورِ عالَم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کی کوشش کرنی ہے؛ کہ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی ہے۔

اے اللہ! ہمیں رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت عید میلاد النبی ﷺ کی خوشیاں نصیب فرما، ان خوشیوں کے ساتھ ساتھ ان کی سُنّت وسیرت اور ان کی تعلیمات پر خُوب عمل کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور ان میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.